نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۸	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۔ ۲۷ مئی [illegible]	نمبر ۲۱

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

مشنروں کے واسطے

- مسیح کی تعلیم [illegible]
- [illegible]
- بائبل کی تواریخ [illegible]
- شاگرد کی [illegible] زندگی [illegible]
- [illegible]
- معجزات مسیح [illegible]
- [illegible]
- مسیح ابن اللہ [illegible]
- نجات کی تعلیم [illegible]
- تنویر الذہن فی فصاحت القرآن [illegible]
- مسیح کا [illegible]
- خاندانی [illegible]
- انجیل کے اقرارات [illegible]

- [illegible] تفسیریں [illegible]
- عیسائی مسافر کا [illegible]
- راہ زندگی [illegible]
- اصلاح تمدن [illegible]
- اصلاح اخلاق [illegible]
- [illegible]
- موازنہ مذاہب [illegible]
- تحقیقہ اسلام [illegible]
- [illegible]
- دین حق کی تحقیق [illegible]
- میزان الحق [illegible]
- کشف القرآن [illegible]
- کشف الحقائق [illegible]
- روح سے [illegible]
- طریق دعا [illegible]

- بائبل کس طرح [illegible]
- روحانی طاقت کے متعلق چند مسیحی خیالات [illegible]
- خدا کی ہستی [illegible]
- حقیقت مسیح [illegible]
- حیات مسیح [illegible]
- [illegible]
- انتخاب [illegible]
- مقابلہ اسلام [illegible]
- سیرت المسیح [illegible]
- بائبل کا الہام [illegible]
- گورنمنٹ [illegible]
- مسیح کے خاص [illegible] دوست [illegible]
- راہ نجات [illegible]
- راحت القلوب [illegible]

۳۳-عہد جدید ۸ر +
۳۴-حیات پولوس ۴ر +
۳۵-ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴ر +
۳۶-تاریخ مذہب ۸ر +
۳۷-تاریخ روم ۸ر +
۳۸-ایک چینی سیاح کا سفرنامہ ۸ر +
۳۹-مشاہیر عالم ۴ر +

۲-خاندان کیلئے کتابیں

۱-تاریخ مصر ۸ر +
۲-مرقعہ روس ۸ر +
۳-یروشلیم کے آخری ایام ۸ر +
۴-مارکوپولو-۸ر +
۵-سکندر اعظم ۴ر +
۶-یونانی تاریخ ۶ر +
۷-انگلستان کے خانگی حالات ۸ر +
۸-روستہ الکبرا ۱۶ر +
۹-سیر ہندوستان ۵ر +
۱۰-شہیدان کار تیج ۱۲ر +
۱۱-بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳ر +
۱۲-بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات قیمت ۸ر +
۱۳-چارلس ایچ-سپرجن کی سوانح عمری قیمت ار +
۱۴-ڈاکٹر جڈسن صاحب کی سرگذشت- قیمت ۳ر +
۱۵-جاپان کے حالات ۳ر و ۸ر +
۱۶-طلائی شمعدان ۴ر رومن اردو +
۱۷-رابنسن کروسو ۱۲ر +
۱۸-مرقع جاپان ۸ر +
۱۹-مونگے کا جزیرہ ۸ر +
۲۰-ویدوں کی تعلیم ۱۰ر +

۳-بچ کی تلاوت کیلئے کتابیں

۱-الیٹس رفیق صلیب ۸ر +
۲-تلاش حق اردو و رومن ۳ر ۶ر +
۳-راماپال سنگھ اردو ۴ر رومن ۸ر +
۴-شریف بیبیاں ۳ر ۶ر +
۵-سورج پرکاش ۶ر و ۱۲ر +
۶-عزت بیشال ۵ر و ۸ر +
۷-چندر لیلا ۲ر +
۸-ابن حور ۸ر +
۹-زرّیں ملک کی تلاش ۸ر +
۱۰-شعاع نور حصہ اول و دوم ۵ر
۱۱-چیلنی اور کرونا ۴ر +
۱۲-یوڈیاس اگا سٹے ۱۲ر +
۱۳-تارا کا احوال ۳ر +
۱۴-شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دوم ۱۰ر +
۱۵-کلیان اور بابا کا قصہ ۲ر +

۱-انجیل داؤد ۲ر و ۴ر +
۲-اصلاح حفظان صحت ار +
۳-زراعتی اصلاح ۱۰ر +
۴-صنعت اور دستکاری کی ترقی ۲ر +
۵-افلاس ہند کے قابل علاج واسباب ار
۶-آئینہ قرآن ۲ر +
۷-بیداری کے گیت-رومن ار +
۸-مسیح کی تعلیم-رومن اردو ۱۲ر +
۹-آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۲ پائی
۱۰-رسالہ اظہار الحق ار +
۱۱-مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے- ۳ پائی +
۱۲-یسوع مسیح کون تھا-ار +
۱۳-حبشیوں کا آبائی وطن ۲ر +
۱۴-اسلام میں مسیح ½ار +
۱۵-خدائے اسلام- ۲ر +
۱۶-ینابیع القرآن- ۳ر +
۱۷-الکفارہ- ۹ پائی +
۱۸-قرین اسلام-ار +
۱۹-روس صاحب کے رسالے ۲۰ عدد قیمت فی عدد ۳ پائی +
۲۰-ینابیع الاسلام-۸ر +
۲۱-فوز التعلیم-۲ر +
۲۲-دولت لازوال-قیمت ۳ر و ۵ر ۸ر +
۲۳-چندر لیلا گورمکھی ۲ر +

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں-

نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

اخبار کی بہار

شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی مرگ ناگہانی پر تمام ملک میں ماتم چھا گیا۔ اور تمام قوموں میں اظہار ماتم میں ۲۰ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو جو ملک معظم کی تجہیز و تکفین کا دن مقرر تھا شہر کے ہوٹلوں اور دکانات وغیرہ سے ماتم کی رسم ادا کی گئی۔ [illegible] کو کھولا گیا۔

بمعصر [illegible] سیلون [illegible] کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جب سے وہ دمدار ستارہ نکلا ہے تب سے چشموں اور نہروں کا پانی اس قدر کھاری ہو گیا ہے کہ بے شمار مچھلیاں مر کر پانی پر تیرتی آئیں۔ تعجب ہے کہ ستارہ سے ان کا کیا تعلق ہے؟

[illegible] بمبئی میں ایک عورت مع ایک چھوٹی لڑکی کے گاڑی پر سوار جا رہی تھی کہ لٹیروں نے گھیر لیا۔ کیونکہ عورت کے پاس خاص مال تھا۔ ... روپیہ کے جواہرات کے علاوہ زیورات تھے۔ عین وقت پر ایک انگریز کے پہونچنے سے پولیس کو خبر ہو گئی۔ عورت بچ گئی۔ ایک ملزم پکڑا گیا۔ اور ایک زخمی ہو کر بھاگ گیا جس کے پیچھے پولیس لگی ہوئی ہے۔

سکندرآباد و علاقہ نظام میں دھوبیوں نے ہڑتال کی ہوئی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ان پر گھاٹ پر کپڑے دھونے کے لئے فی دھوبی ایک روپیہ ٹیکس لگایا گیا تھا۔ اب ان کی اپیل پر یہ انتظام ہو گیا ہے کہ فی پتھر ایک روپیہ ٹیکس لگایا جاوے۔ جس کے سبب سے وہ اب کام کرنے لگے ہیں۔

باکو (روس) میں مٹی کے تیل کا ایک بڑا بھاری کنواں ہے۔ جس میں آمد اور چڑھاؤ اسی طرح سے ہوتا ہے جس طرح سے سمندر میں جوار بھاٹا آتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کنوے کا تعلق سمندر کے ساتھ ہے۔

گوجرہ ریلوے سٹیشن پر اس زور شور سے ژالہ باری ہوئی اور بارش کے ساتھ بجلی بھی گری جس کے گرنے سے تین آدمی ہلاک ہو گئے اور تین زخمی ہو گئے۔

بیسلپور (پیلی بھیت) میں چار روز کا واقعہ ہے کہ دو شخصوں میں جھگڑا ہوا۔ اس پر بیٹے نے اپنے لڑکے کی حمایت کی اور خزانچی کے لڑکے کو زدوکوب کیا۔ دوسرے روز خزانچی نے بیٹے سے کہا کہ بھائی لڑکوں کا جھگڑا جب نہیں رہتا کیونکہ وہ لڑتے بھی ہیں اور پھر ایک بھی ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تمہیں دخل دینا نہ چاہئے۔ اس پر دوسرے بیٹے نے پھر خزانچی کے لڑکے کو مارا۔ جب خزانچی اس کے گھر گیا اور بیٹے کو ایسا کرنے سے منع کرنے لگا تو بیٹے نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ خزانچی کی خوب مرمت کی پھر اس خزانچی کو بھی پیٹ لگایا۔ رات کے وقت چاقو سنبھال بیٹے کے گھر پہونچا اور بیٹے کے پیٹ میں تین چار زخم لگائے نیاتی سیوقت شفاخانہ بھیجا گیا۔ اور خزانچی صاحب داخل حوالات ہوئے۔

ہندوستان میں حضور شاہ جارج کی سنہ نشینی کا اعلان کیا گیا ہے۔ کارونیشن اگلے سال منایا جائیگا۔

۲۰ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کی شام کو تمام ہندوستان میں مرحوم شاہ ذیجاہ کے جنازے کی ماتم تعطیل ہوئی۔ قومی ماتم عظیم ہوا۔

ولایت کے امتحان بیرسٹری میں ۱۱ ہندی پاس ہوئے ۵ ہندو ۵ مسلمان اور ایک پارسی ہے۔

بنگالہ کی ایک [illegible] ولایت جاتی ہے۔ وہاں ایک انگریزی [illegible] سے بیاہ کرے گی۔ اخبار عام

ایک بنگالی جوان نے کلکتہ میں بٹن بنانے کا کارخانہ جاری کیا ہے۔ جو خاص خوشی کی بات ہے کاش کہ ہمارے ملک کے لوگ مختلف پیشوں کے کارخانے جاری کریں اور قوم کی بیکاری سے ملک کو نجات حاصل ہو۔

مہاراجہ پٹیالہ نے اپنی ریاست میں ایک ایسے کارخانہ کی بنیاد ڈالی ہے جس میں خالص دودھ اور مکھن تیار ہوا کریگا۔ مشینوں کے لئے ولایت آرڈر دیا گیا ہے۔ کارخانے کا نام ماڈل ڈیری فارم سے منسوب ہوگا۔ مشینوں کیلئے نہایت عمدہ جگہ تجویز کی گئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان میں یہ کارخانہ اتفاقی ثابت ہوگا۔ (راجپوت گزٹ)

ریاست علیپور ریاستہائے مالوہ [illegible] کے موضع [illegible] میں ایک سخت مہلک واردات ہوئی تھی۔ گزشتہ دنوں وہاں کے واقعہ کے ساتھ وہاں کے کنوے کا پانی بگڑ گیا۔ اور شبہ تھا کہ کنوے کے پانی میں زہر ملا دیا گیا تھا۔ اس کا الزام ایک سی [illegible] پر لگایا گیا ہے اور وہ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ [illegible] نے بڑے زور سے دعویٰ کیا کہ اس نے پانی کی اصلاح کی غرض سے مفید دوائی ڈالی تھی۔ اسکے [illegible] نے اس کنوے کا پانی منگوا کر پی لیا۔ اور وہ سخت بیماری کی حالت میں قریب المرگ ہو گیا۔ معلوم نہیں کہ سانپ نے زہر یا دوا کا کیا کام کیا۔ مگر وہ قابل حوالات ہے۔

اڈیٹوریل نوٹس

بلندی و پستی

ناظرین نور افشاں پیدائش ہر کہ خداوند مسیح کے مجسم ہونے میں دو باتیں ظاہر و پیدا معلوم ہوتی ہیں اول اس کی بلندی دوم اس کی پستی اور بلندی کے پھر اس بلندی پر پہنچنے کے لئے بنی جلال میں رونق افروز ہوا اور انجیل مقدس جو ایک مرجع ہے اس کی سرگذشت مفصل یوں بیان کر کے خوبی ظاہر کرتی ہے ہمارا ارادہ ہے کہ اس مضمون کو مختصرًا تشریح کر کے نور افشاں کے ذریعہ ناظرین پر بخوبی واضح کیا جاوے تاکہ پستی اور … خداوند یسوع مسیح کی عظمت اور بزرگی سے واقف ہوں اور وہ بیداری کہ … کو سمجھیں اور نجات کو جو صرف اکیلا ہی تمام عالم کے لئے ہے بخوبی حاصل کرنے کے لائق ہو جاویں۔

وجہ پیدا

انسان کا وجود خدا نے خلق کیا ہے گو خدا نے شروع میں ایک عجیب طور سے مٹی کا پتلا بنا کر اس میں زندگی کا دم پھونکا لیکن اسکے بعد اولاد کے سلسلے سے دنیا میں انسان کے پیدا ہونے کا کام جاری ہوا جو اب تک چلا آتا ہے لیکن چونکہ آدم کی نسل میں گناہ کا اثر سرایت کر گیا اور کوئی شخص کسی سبب سے بےگناہ اور پاک نہیں ٹھہر سکتا اور چونکہ آدم کا نقصان روحانی ہے … اور بےگناہ ہوا چاہیے اسلئے خدا نے نسل انسانی میں کسی کو اس لائق نہ پایا کہ وہ تنہا اس بھاری کام کو انجام دے سکتا اسلئے خدا کے بیٹے نے اپنے کلام کو دنیا میں مجسم کر دیا کہ خود شکل انسانی میں ظاہر ہو اور نجات کے جاری معاملے کو طے کرے اور گناہ کا کفارہ ہووے چنانچہ لکھا ہے کہ کلام مجسم ہوا اور وہ فضل و سچائی سے معمور ہو کے ہمارے درمیان رہا (یوحنا ۱: ۱۴)

چرچ مشنری سوسائٹی کا کام دنیا کے بہت سے ملکوں میں ہو رہا ہے شمالی امریکہ کنیڈا میں اس کا کام بہت پھیلا ہوا ہے اور اس کے علاوہ ملک افریقہ۔ ہندوستان۔ ایران۔ فلسطین۔ چین اور جاپان میں منتشر ہے اس کے … اسٹیشن ہیں اس کے متعلق ۱۳۹۴ مشنری ہیں جن میں سے ۴۰۵ کلرجی ہیں اور … ڈاکٹر ہیں اور ۵۰۰ دیسی کام کرنے والے ہیں جن میں ۴۱۹ کلرجی ہیں عیسائیوں کا شمار … ۵۵۳ ہے جس میں سے … ہر سال بپتسمہ پاتے ہیں اس سوسائٹی کے ۵۰ ہسپتال ہیں جن میں … سے زیادہ مریضوں کے پلنگ ہیں اسکے ۷ کالج ۲۵ ہائی اسکول اور ۲۳۰۰ سیکنڈری اسکول اور ۳ یتیم خانے اور ۵۰ بورڈنگ ہیں اور ۳۰۰۰ پرائمری اسکول ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اس سوسائٹی کے تمام کاموں پر اور زیادہ برکت بخشے۔

امریکہ کی … چرچ میں … سوسائٹی کی روز افزوں ترقی حیرت افزا ہے … سوسائٹی میں ۱۹۰۸ء میں تمام نئی عمارتیں بنائی گئی ہیں جن پر ۱۹۸۰۰۰ ڈالر خرچ آیا ہے۔ … ممبروں کے نام درج ہیں … سال ممبروں کا شمار … ۵۵۰۴ تھا۔ دس برس کے عرصہ میں اس سوسائٹی کی … ۲۲۰۰۰ ڈالر سے … ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔ … کی توفیق اس ملک کو ہے جو دینی کاموں میں دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور اس سبب سے یہ ملک مالا مال ہے۔ کلام کی نصیحت ہے دو تو تم کو دیا جاویگا۔

ہم کو یہ دیکھ کر بہت تعجب ہوتا ہے کہ آجکل بعض ہمارے اہل شعور اور تعلیم یافتہ اسلام کے حامیان دین نے یہ طرز اختیار کی ہے کہ بعض انگریزوں کی شخصی اور نجی رایوں کو اپنے اپنے مذاہب کے سچا اور برحق ہونے کے لئے دلیل پیدا کرتے ہیں جو بالکل درست نہیں ہے کسی شخص کی اپنی رائے جس حال میں کہ وہ خود اس مذہب کا پیرو نہیں ہے اس مذہب کے لئے کہ جس کی وہ تعریف کرتا ہے صداقت کی کوئی اعلیٰ دلیل نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ … مطبوعہ ۵ مئی ۱۹۱۰ء میں "مذہب کی فضیلت" کے عنوان سے کسی مسٹر … کی رائے کا اظہار بڑے فخر سے کرتا ہے کہ … صاحب کے دینی خیال جو خود وہ بیان کرتے ہیں کہ کس قسم کا مذہبی شوق رکھنے والا شخص تھا اس جگہ وہ لکھتے ہیں … ایسے شخص کی رائے کچھ وقعت کے قابل نہیں ہو۔ اسی طرح … مطبوعہ … مئی ۱۹۱۰ء میں مسلم اور اخلاق کا تعلق۔ ایک مضمون لکھا ہے جس میں … صاحب کی عجیب رایوں کا ذکر کرتے ہیں جو انہوں نے اسلام کے بارے میں ظاہر کی ہیں اور … کی خوبیاں اسلام میں بتائی ہیں … فی الحقیقت یہ خوبیاں … اسلام کی خوفناک کارروائیاں پائی جاتی ہیں جو تاریخ کے … صفحات میں … نظر آتی ہیں … صاحب نے اسلام کی تاریخوں کا مطالعہ نہ کیا ہوگا۔

مقام جنیوا میں کیلون صاحب کی یادگار میں ایک … سیمنری … برس سے جاری ہے جس میں سے قریب … خادمان دین مختلف ملکوں کے تعلیم پا کر نکل چکے ہیں۔ فی الحال … دینی کلیسیاؤں میں … کرتے ہیں۔ اس سیمنری میں … مختلف … سے … فرانسیسی … جرمن … ہنگیرین … سوئس … وغیرہ داخل ہوتے ہیں۔ یہاں کے تعلیم یافتہ مشنری صاحبان دنیا کے تمام ملکوں میں کلام کی اشاعت کرنے میں مشغول ہیں۔ اس کا سالانہ خرچ … ڈالر ہے۔ بڑے بڑے لائق و فائق عالم اس کے پروفیسر ہیں اسکے لئے … ڈالر کے جمع کرنے کی اپیل کی گئی ہے کیونکہ اس … اخراجات پہلے کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔ اگرچہ ولایت میں بہت سی سیمنریاں ہیں مگر جنیوا کی سیمنری ایک مشہور درسگاہ ہے جو خداوند کے لئے بڑا کام کر رہی ہے۔



پنجاب ایجوکیشنل جنرل بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۱۲ء سے معلوم ہوا ہے کہ نئی تصنیفات کی حوصلہ افزائی کے لئے سرکار نے ۱۰۰ ۲ روپیہ مصنفوں کو بطور انعام عنایت فرمایا ہے جس میں سے ۱۰۰ ۲ روپیہ اردو کتابوں کے مختلف مصنفوں کو دیا گیا اور ۵۰۰ روپیہ ہندی اور ۵۰۰ گرمکھی کتابوں کے مصنفین کو دیا گیا بڑی خوشی کی بات ہے کہ اب ان زبانوں میں بھی علمی سرمایہ جمع ہوتا جاتا ہے جس کی ضرورت محسوس کر کے ہمارے ملک کے علم دار لوگوں کو اس طرف شوق دامنگیر ہوا ہے اور امید ہے کہ پھر اسی طرح سے شوق بڑھتا رہا تو بہت کچھ کیا جاویگا

اسی جنرل میں یہ بھی خبر ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے سکرٹری آف سٹیٹ کی منظوری سے خاص امپیریل گرانٹ میں جو پنجاب گورنمنٹ کو یونیورسٹی کے لئے دینا پڑتا ہے تین آئندہ سالوں کے لئے ۰۰۰ ۲ روپیہ عنایت کیا ہے جو کہ ٹیوٹوریل پر خرچ کیا جاویگا جس کا منشا ہے کہ ہماری گورنمنٹ تعلیم کے مفید کاموں میں حصہ لینے میں ساعی کوشاں ہے جو رعیت کی بہبودی کا اعلیٰ ذریعہ ہے۔

ذیل کے ہندوستانی ڈیلیگیٹس ایڈنبرگ ورلڈ مشنری کانفرنس میں حاضر ہونے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔

۱۔ امریکن پریسبیٹیرین مشن کی طرف سے ڈاکٹر کے۔ سی۔ چیٹرجی صاحب ڈی ڈی۔ اور پادری خوشو امجی شوبی صاحب

۲۔ سینٹ ویسٹ ایپسکوپل چرچ کی طرف سے پادری جے۔ آر چیپ مین صاحب

۳۔ کیمبرج کی طرف سے پادری ایس گھوس صاحب۔

۴۔ سی۔ ایم۔ ایس کی طرف سے مسٹر کے آر سوسائی صاحب

۵۔ امریکن بپٹسٹ آسام کی طرف سے پادری تہیاں خاں صاحب۔

۶۔ امریکن بپٹسٹ برما کی طرف سے پادری آئی۔ اے۔ پی۔ اے بسن صاحب

دینی سوال و جواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اور فوقیت کی وجہ خاص محمد صاحب کی ذات میں نکلتی ہے کہ اس شخص کی طرف فوقیت منسوب ہوتی ہے کہ اس نے اکو قتل نہ کیا اور جس حال میں کہ وہ دیکھ رہا تھا کہ محمد صاحب کا دشمن کا میاب ہوتا ہے اور قریش کثیر جاتے ہیں تو ان کے ساتھ اس کا آغاز حکمت سے خالی نہ تھا اس نے وہ خطرات سے بچنے کے لئے خاص حفاظت میں آگیا اور اپنا فائدہ بھی دیکھ لیا۔ اس میں کچھ خاص بات نہیں ہے اور نہ محمد صاحب کا شرافت ہوتا ہو اور نہ اس شخص کی تعریف ہو۔

قول۔ دعثور کے واقعے سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کمال درجہ کے حلیم و کریم تھے اور یہ کہ اگر آپ سے کفار سے جنگ کی تو یہ سبب ہو کہ جب آپ نے دشمن پر قابو پایا یعنی دشمن بیچارہ آپ کو قتل کر دینا چاہتا تھا آپ نے اس کو کامل رحم سے معاف فرما دیا پس آپ کا وہ جنگ سے کفار کو قتل کرنا اس کا مل نشا معاذ اللہ نہ تھا۔ جس طرح آپ نے اس موقع پر شخص کے قصور کو معاف کر دیا ویسا ہی آپ نے فتح مکہ پر تمام خونی لوگوں کے قصور معاف فرما دیئے۔

اقول۔ اگر ایسا ہی ہوتا تو بہتر تھی بے شمار لڑائیاں جو حضرت محمد کو کرنی پڑیں کیوں ہوئیں اور ان کے بعد بھی مسلمانوں کو بے شمار خونریزی کرنیکا کیا مطلب تھا۔ ہم اس کا نام نہیں ہے کہ کسی پر رحم کیا اور بہتوں کو تہ تیغ کر دیا اور موقع بموقع کشت و خون برابر جاری رکھا اسلام نے تو شروع ہی سے دوستی کی سرگرمی اور بہادری کا بیڑہ اٹھایا تھا۔ ہم کو تو رحم دشمنان ان واقعات میں نظر نہیں آتا۔ ورنہ کیوں جنگ غزوہ اور بدر ہوئے کتنا کشت و خون ان میں ہوا جس کا حساب حد سے گزر جاتا ہے۔

قولہ۔ ایک منصف انسان صرف اس امر سے اندازہ لگا سکتا ہے کہ آپ کی لڑائیاں کسی جبر وکراہ کے لئے نہ تھیں آپ کی فطرت پر رحم غالب تھا۔

اقول۔ ایڈیٹر صاحب برائے مہربانی رحم کی دو چار مثالیں اگر اپنی باتوں کے ثبوت میں دے دیتے تو بہتر ہوتا۔ اگر محمد صاحب کے تمام احوال میں سے کھوج کر ڈھونڈا بھی جاوے کہ کہاں رحم نکالا جاوے تو بہت مشکل کسی ایسا واقعہ ہوگا۔ ہم تو اس سے دور ہیں جو ہمیں معلوم ہوا ہے اور کلام نظر آتا ہے کہ جہاں کو خدا کے حکم سے کہکر دینا بھی پیش ہوا ہے گو تاہم ہمارا اعتراض دونوں صورتوں میں یکساں رہتا ہے۔

قولہ۔ یہ رحیم و کریم سے بعید ہے کہ خود بخود لوگوں کے ساتھ انکو قتل کرنے اور لوٹنے کی غرض سے لڑائی پیدا ہووے ورنہ قدرت پاکر اپنے دشمنوں کو آپ کیوں چھوڑ دیتے؟

اقول۔ قتل کرنے کا حکم بزرگ قرآن خدا کی طرف سے ہو چکا تھا اور جس کا حکم اگر ہو تو وہ ایڈیٹر صاحب ذکر کر دکھلاویں اس اسلام قبول کرو ورنہ جزیہ دو اس کے سوا بہت کی کوئی صورت ہی نہ تھی۔ اس رحیم و کریم کہنا اسلام ہی کا انصاف ہے۔ لڑائی چھیڑنے کی نسبت ہم بار بار عرض کر چکے ہیں کہ اہل اسلام دوسروں کو زیر کرنے کے خود چڑھائی کرتے رہتے تھے اور یہ کہکر کہ ہم اپنی حفاظت کرتے ہیں اپنی بریت کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ اگر وہ تیز لڑتے مارتے اہل اسلام ایسا کہہ سکتے تھے تو اسی طرح سے قریش بھی کہہ سکتے تھے اور حق پر رہتے۔

قولہ۔ یہود جنکو دشمنان اسلام کے ساتھ خاص ہمدردی ہو شکایت کرتا ہے کہ مسلمانوں نے قریش کے قافلوں کی آمد و رفت کو روک کر بجائے قریش کا قافیہ تنگ کر دیا۔

اقول۔ جبکہ میور صاحب ایک واقعات کا صحیح بیان کرتے تو وہ دشمنان اسلام کے ہمدرد ہو گئے پر یکہ وہ اسلام کے حق میں کچھ کہتے ہیں تو وہ یک دلیل صداقت کی نکلتی ہے ایسے فیصلے

اقتباس

بخیلوں کی حرص

دولتمند لالچیوں بخیلوں کی زندگی اس دنیا میں خوشی و اطمینان کی زندگی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ دولت کے غلام بن جاتے ہیں۔ اور دولت خانوں کی کنجیاں اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اور وہ خود اس مشہور مثل کے مطابق۔ "وہ باورچی خانہ میں بھوکے مرتے ہیں"۔ یہ بدبخت ہیں۔ ایک عقلمند آدمی خیال کر سکتا ہے۔ کہ اگر دولت کوئی فایدہ دے سکتی ہے تو یہ ہے کہ وقت ضرورت کام آوے اور بھوک پیاس غم و فکر کے وقت کام آوے۔ مگر افسوس کہ بخیلوں کو دولت ایسے وقت بھی فایدہ نہیں دیتی اور وہ اپنے اوپر دولت کے ہوتے ہوئے بھی انھیں برداشت کرنیکا موقع نہ دیتے ہیں۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آدمی دولت کے لئے کیوں اتنا فکرمند رہا ہے۔ تھا کہ جب دولت حاصل ہوئی تو حرص ختم ہو جانا چاہیے تھا پر ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ بخیل زیادہ حریص ہو جاتا ہے۔ کہ دولت کے بارے میں اس کی خواہش پوری ہو جاوے تو وہ خواہش زیادہ حاصل کرنے کے واسطے ہو جاتی ہے اور علی ہذا ویسا ہی ہے جیسا کہ پانی اور دولت سیر تسلی کو کھو دیتی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ اگر آدمی چراغ کو جلانے کے لئے تیل اس میں ڈالتا ہے تو وہ چراغ اور بھی زیادہ جلتا رہیگا۔ ایسا ہی حال بخیل کا ہے اور ایسا ہی شرابی جو اپنی خواہش مٹانے کے لئے شراب نوشی کرتا ہے پر وہ خواہش زیادہ بڑھتی جاتی ہے۔ اسی طرح سے دولت کی خواہش کبھی کم نہیں ہوتی پر زیادہ ترقی کرتی جاتی ہے اور بخیل کبھی سیر نہیں ہوتا۔

ٹی۔ ایڈمس۔

مراسلات

ارکان ستہ

بخاری اور مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو اس کی گواہی دے کہ سوائے خدا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد خدا کا رسول ہے۔ اور یہ کہ نماز کو ٹھیک پڑھے اور زکوٰۃ دیوے اور رمضان کا روزہ رکھے اور خانہ کعبہ کا حج کرے اگر تجھ کو اس کی راہ کی طاقت ہو۔ حضرت نے جبرائیل سے کہا جبکہ جبرائیل حضرت کے پاس مرد کی صورت پر آئے تھے سو انہوں نے کہا کہ تم نے سچ کہا جبرائیل نے کہا تو مجھ کو ایمان کی حقیقت بتلایئے۔ حضرت نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو مانے اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے پیغمبروں کو اور پچھلے دن کو یعنی قیامت کو اور تقدیر کو مانے بھلی یا بری۔ جبرائیل نے کہا تم نے سچ کہا۔ جبرائیل نے کہا تو احسان و اخلاص کی حقیقت فرمایئے۔ الخ۔

پوری روایت یوں ہے کہ عمر فاروق نے کہا کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمود ہوا۔ نہایت سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال رکھتا اس پر کچھ سفر کا اثر معلوم ہوتا تھا۔ اور ہم سے کوئی اس کو پہچانتا تھا۔ سو چلا آیا یہانتک کہ حضرت کے پاس بیٹھا اور گھٹنوں سے ملا کر اور اپنی دونوں ہتھیلیاں حضرت کے زانو پر رکھیں اور کہا اے محمد مجھ کو اسلام کی حقیقت بتلا۔ حضرت نے یہ حدیث فرمائی۔ عمر فاروق نے کہا پھر وہ مرد چلا گیا اور میں دیر تک حیرت میں بیٹھا رہا پھر حضرت نے فرمایا اے عمر تو جانتا ہے کہ یہ پوچھنے والا کون تھا میں نے کہا کہ خدا اور اس کا رسول ہی زیادہ تر جانتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرائیل تھا جو تمہارے پاس آیا تھا۔

دیکھو [illegible] مشارق الانوار حدیث ۱۲۵۶

القصہ حضرت دن کو داخل مدینہ ہوئے اس کے بعد حضرت جبرائیل جامہ سفید پہنے خوشبو لگائے بکمال حسن و جمال بال ہوئے سیاہ تشریف لائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت قریب زانو سے زانو ملا کر اور دونوں ہاتھ اپنے زانوئے مبارک پر رکھکر ایمان اور اسلام اور احسان اور قیامت اور علامات قیامت سے سوالات کرتے رہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔ اور میں اکثر وقت پہچان لیتا تھا۔ لیکن آج میں نے کسی طرح نہیں پہچانا۔ غائب ہو جانے سے معلوم ہوا کہ یہ جبرائیل تھے۔ تفریح الاذکیا فی احوال الانبیاء چھاپہ نولکشور جلد ۲ صفحہ ۳۱۰۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احزاب سے فراغت کر داخل مدینہ ہوئے ہیں تو وقت ظہر تھا حضرت نے اپنے ہتھیار کھولے اور غسل فرمایا۔ دفعتہ ایک شخص نے باہر دروازے سے سلام کیا کہ آپ جلدی سے چلے میں پیچھے پیچھے چلی دروازے تک گئی تو میں نے دیکھا کہ دحیہ کلبی یا [illegible] سفید اونٹ پر سوار کھڑے ہیں اور تنگ کے دانتوں پر گرد بھی ہے۔ حضرت سے باتیں کرتے ہیں اور حضرت اپنی چادر سے انکی گرد جھاڑتے ہیں پھر وہ چلے گئے اور حضرت گھر میں آئے اور فرمایا کہ یہ حضرت جبرائیل تھے۔ کتاب ایضاً جلد ایضاً صفحہ ۳۱۴

کہ فرمایا ابن عباس نے ایک مرتبہ میں رسول خدا کے پاس سفید کپڑے پہنے اور حضرت دحیہ کلبی سے۔ [illegible] اور وہ جبرائیل تھے۔ سو جبرائیل نے حضرت سے کہا کہ یہ ابن عباس ہیں۔ اگر سلام کرتا تو ہم جواب دیتے اور کپڑے خوب سفید ہیں اور بعد میں ان کے پہننے کی اولاد اس کی کپڑے سیاہ۔

باقی آئندہ

مُنّی

یہاں سے مُنّی کے بارے میں کئی ایک باتیں معلوم ہوتی ہیں (۱) مُنّی کو تشبی بھی کہتے ہیں کیونکہ اُس کے بال لمبے لمبے ہوتے تھے (۲) وہ بے شمار نذر ادا کرتے تھے۔ (۳) وہ پیتلوں اور جوے دیکھے جا کر مشرق و مغرب کے سمندروں میں رہا کرتے تھے۔ اور ہوا کے گھوڑوں پر سوار کیا کرتے تھے۔ پہاڑوں اور گدھوں کی وہ سواری کرتے تھے۔ (۴) وہ آگ پانی آسمان اور زمین کو سنبھالتے اور نور کی دنیا سے منسلک ہیں۔ پھر رگ وید منڈل ۱۰ منتر ۹۰ وچار میں جگنی کے معنے میں وہ شخص جو تعریف کرتا ہے "منی وہ شخص جو تمام رات دن دھیان لگاتا ہے۔ وہ موت کے بعد نرک کو نہیں جاتا کیونکہ اُس کے تمام گناہوں کا کفارہ ہو گیا ہے" (ذ شنو پران ۲۲ ۶ صفحہ ۱۰۲)۔ منیوں کا مسکن دودھ کے سمندر کے کنارے ہے۔ جہاں سمندر کی جھاگ مثل پھولوں کے نظر آتی ہیں۔ اور وہ انگور کھاتے ہیں اس لئے وہ جھاگ پینے والے کہلاتے ہیں (مہابھارت ۱۲ ۵۱۱۲)۔ یہ لوگ ایسی سخت قسم کی تپسیا کیا کرتے ہیں کہ دیوتا بھی اُن سے ترساں ہوتے ہیں (دیکھو شلوک ۹)۔

مہابھارت (آدی پرب ۸۱۔ ۱۰ سے ۱۸) میں مُنّی کے خواص اور قسموں کا ایک مختصر سا ذکر آیا ہے جو نہایت قابل غور ہے اور وہ یہ ہے سچا منی وہ ہے جس کے پاس وہ تمام چیزیں ہیں جو گاؤں سے علاقہ رکھتی ہیں۔ خواہ وہ جنگل ہی میں کیوں نہ رہتا ہو اور وہ سب چیزیں بھی رکھتا ہو جو جنگل سے علاقہ رکھتی ہیں۔ خواہ وہ گاؤں ہی میں کیوں نہ رہتا ہو۔ منی اپنے آپ کو دنیاوی اشیاء سے کنارہ کش کر کے جنگل میں رہتا ہے لیکن اگر وہ گاؤں کی چیزوں کو اپنے قبضہ میں لانے کی ہرگز خواہش نہیں کرتا تو بھی وہ کوئی تپسیا کی طاقت سے حاصل کرے۔ سچا منی تمام زمینی چیزوں سے کنارہ کش ہو کر گاؤں میں سادہ اور فقیرانہ زندگی بسر کر سکتا ہے۔ صرف کوئی ہی ایسا کوہ خیال کرتا ہے کہ میں نے نہایت ہی بیش قیمت یوگ جنم ہی ہوں وہ صرف اتنی ہی امر اک پر قناعت کرتا ہے جو زندگی کے قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ باقی آئندہ

صُحبت کا اثر

دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کا اثر تھوڑا بہت دوسری چیز پر نہ پڑے۔ اگر جس کوئی چیز رکھنے سے مہک جاتی ہیں نمک اور شے نمکین ہو جاتی ہے۔ تو اس طرح یہ بات بھی قابل یقین ہے کہ خوشبودار اشیاء کی چیزوں میں کوئی شے رکھی جائے تو وہ خوشبودار ہو جائے۔ ایک حکیم نے اپنی شیریں زبان سے کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ یہ بات بالکل سلیم کے ذہن میں ہے کہ گندم کے گرد سے کے پاس بیٹھو گے تو گرد پھانکو گے اور عطر فروش کے پاس بیٹھو گے تو خوشبو میں رہو گے۔ تاہم دوستی کا نسبت یہ جاننا چاہئے کہ ہم نے دیکھ لیا کہ صحبت صرف دو ہی قسم کے اثر پیدا کرتی ہے۔ نیک یا بد۔ اور ہم کو تعجب ہے اہم یہی افسوس کرتا ہے کہ انسان جو اشرف المخلوقات ہے ان تاثیروں سے محفوظ نہیں ہو سکتا یہ قاعدے کی بات ہے کہ ہر شخص اپنی عقل اور دوسروں کے مال کو زیادہ گردانتا ہے اور اسی مغالطے میں پڑ کر وہ صحبت کی پرواہ نہیں کرتا۔ بہت ایسے اعلیٰ اشخاص ہیں جنہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ ہم کسی کی صحبت سے متاثر ہو نہیں سکتے لیکن افسوس صد افسوس کہ آخر کار اس خیال میں جکڑے گئے جو بدی کو دیکھنے کے عادی تھے لازم خود بھی بد ہو جاتے ہیں۔ اور یہی حال تماش بینوں جوئے بازوں اور عیبوں کی صحبت سے ہر فرد بشر کا ہوتا ہے۔ برعکس اس کے مل نیکی سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ سچائی اور نیکی اتنی متاثر نہیں ہوتی جتنی کہ بدی۔ سبب صرف یہی ہے کہ نیکی ایک روحانی نیکی انسانی دفتر ہے خواہشوں کو قطع نظر کرنے والی ہے۔ ظاہر میں گو کڑوی ہے لیکن عاقبت کو سنوارتی ہے جس کے باعث اس دنیا کے لوگ اس کو حاصل کرنے میں بہت سستی کرتے ہیں۔ تاہم نیک صحبت کا اثر کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے۔ مثلاً ایک ان پڑھ شخص ہو اور اگر قضا کار اس کو تعلیم یافتہ صحبت میسر ہو۔ بلا شک کتابوں کا مطالعہ شروع کرے گا اور اس کی نشست و برخاست میں بھی بہت فرق ہو جائے گا۔ جیسے انسان کی طبیعت نیکی سے متنفر ہے۔ ویسا ہی بدی کا شوقین ہے زندگی بھر تاریخ میں ایک زمانہ میں جہالت کا دور دوراں رہا۔ [illegible] کی زندگی پر غور کرو کہ شاگرد اپنے استاد سے فیض اٹھاتا ہے۔ عابد کی صحبت سے انسان عبادت کرنے والا بن جاتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جیسے کل حیوانات اپنی جنس کو پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ مثل مشہور ہے ؎

کند ہم جنس باہم جنس پرواز

اس طرح ہر انسان بھی اپنے ہم خیال اور بالخصوص اپنے ہم پیشہ سے رابطہ اتحاد پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اگر انسان علماً ترقی رکھتا ہو تو اس پر واجب اور لازمی ہے کہ وہ اپنے سے زیادہ دانشمند تجربہ کار معتبر اور نیک خیال کی صحبت میں داخل ہو جائے اور جیسا اس کو فرض ہے ویسا ہی لازم انسانیت کو انسانیت کے حاصل کرنے میں مختلف شائستہ مجلسوں سے علم مجلسی کا حاصل کرنا لازم ہے جب ہر ایک صحبت کا اثر ضروری ہے تو یہ بعید از عقل ہے کہ قوم کے بدخواہوں سے فائدہ نہ اٹھایا جائے اپنے سے ضروری اور بہتروں کی ہمنشینی کو غنیمت نہ شمار کیا جائے۔ انسان چونکہ مدنی الطبع پیدا ہوا ہے اس واسطے اس کے لئے صحبت اور مخالطت بنی نوع سے چارہ نہیں ہے۔ ایسا نہ ہوتا تو انسان حوائج انسانی سے لاچار ہو جاتا اور کوئی ایک دوسرے کی معاش اور معاد کے بارے میں مدد نہ کرتا۔ جو لوگ انسانی صحبت سے متنفر ہیں اور دنیاوی تعلق کے ہوتے ہوئے گوشہ نشینی اختیار کرتے ہیں جنہیں وحشی کہنا بجا ہے۔ گو صحبت منصب اور حیثیت کے موافق موزوں ہوتی ہے۔ گو اپنے سے بڑے کے پاس بیٹھنے میں عزت و دانش اور معلومات کی زیادتی ہوتی ہے اور کم مایہ رذیلوں جاہلوں اور بدبختوں کی صحبت انسانی شرف و عزت کو ضائع کر دیتی ہے۔ اب سے ناظرین یہ کہنا باقی رہا کہ اہل الذکر صحبت ہم کہاں سے پاتے ہیں ہم نے مان لیا کہ دنیا میں سب گنہگار ہیں۔ تو ہم کس کی صحبت اختیار کرنی چاہئے جو ہم کو صرف اس مرض گناہ اور خطا سے شفا بخشے خداوند یسوع ایک اعلیٰ منبع ہے جو آفتاب کی مانند

بلکہ ہمیں صداقت ہی جس کے ساتھ رابطہ اتحاد رکھنے میں ہم کو نہ صرف اس دنیا میں فائدہ ہوگا بلکہ آنے والی دنیا میں وہ نتائج حقیقی ہونگے جس کا وعدہ اُس نے اپنے پاک کلام میں کیا ہے اے صاحبان وہ سچی حقیقت وہ جاری صحبت کا نمونہ ہے گا یسوع مسیح ہی ہے ۔ صرف اُسی کی صحبت اور قربت کو سب گناہوں اور بدیوں سے نجات بخشتی ہے اُسی کی کامل اور عجیب قدرت ہم کو گرم آپ کو دنیا مربی ہاں میں اس دنیا میں وہ وہ باتیں کر اور کہہ سکیں گی جس سے دنیا میں ایک عجیب کا عالم ہو جائیگا ۔ ایک بڑا مورخ کہتا ہے کہ میں بہت لکھوں اور عقلمندوں کی صحبت میں رہتا تھا لیکن تو بھی جب کوئی کسی قسم کی سیری دل نہ ہوئی لیکن جب میں نے اُس شخص کا جو میرے گناہوں کے واسطے موا اس پکڑا اور رات دن اُسی کی صحبت میں بیٹھ رہا تو اب ملاقات میں لگا ہا تو مجھے تسلی تشفی ہوئی ۔ بیشک اس بڑے عالم کا تجربہ سچا اور بالکل برحق ہے یسوع مسیح جو کہ حقیقی ماہیت ہم کو عبادت کرنے کی جو عنایت کرتا ہے ۔ وہ جو زمانہ بدرو رکا تھا اور ظلم اور بدیاں میں آگیا تھا ہمارے واسطے ایک نمونہ دیتا ہے ۔ جس کو پکڑ کر ہم دنیا میں ظاہری جھگڑوں اور غصوں سے چھٹکارا پاتے ہیں ۔

راقم پی رام لال چوپڑہ

ایک بیش قیمت ہیرا

ایک گھسیارا ایک دفعہ گھاس کے لئے جنگل میں جایا کرتا تھا ۔ اور جن جن جگہ نہ کا گھاس ختم ہوا اور جہاں وہ کرتا تھا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ ایک گھنے جنگل میں جا نکلا اور چاروں طرف ہری ہری گھاس دیکھکر نہایت خوش ہوا جونہی اس نے کھودنا شروع کیا تو اس کی نظر ایک خوبصورت پتھر پر پڑی ۔ اور خوشی سے دوڑ کر اُسے اٹھا لیا ۔ اور خوب ہو سے اُلٹ پلٹ کرکے دیکھنے لگا اس سے پیشتر وہ ہیرے کی تعریف بھی کبھی سن چکا تھا اور وہ یہ سمجھکر کہ مجھے ایک بیش قیمت ہیرا مل گیا نہایت خوش ہوا ہیں عمر بھر کی روٹیاں ہاتھ آگئیں ۔ اب آرام سے زندگی بسر کرونگا

اسی وقت گھسیارا چھوڑ جنگل شہر کی طرف روانہ ہوا ۔ اور گھر میں ہیرا بیچ کر سے روٹی سے پیٹ کر دو پیسے بند کرکے جوہری کی دکان پر پہونچا اور ہیرا نکالکر جوہری کو دکھایا اور کہا کہ بیچنے کی غرض سے میں یہ ہیرا آپکے پاس لایا ہوں ۔ جو بھی قیمت اس کی ہو آپ عنایت فرمادیں اور اس ہیرا کو لیکر اپنی دکان کو رونق دیں جوہری اس ہیرے اور گھسیارے کی طرف دیکھکر بڑا حیران ہوا کیونکہ درحقیقت وہ ہیرا نہیں تھا ۔ صرف ایک معمولی پتھر تھا ۔ اب وہ چونکہ اُس سے صاف کہہ دوں کہ یہ پتھر ہے تو اس کو بڑا بھاری رنج ہوگا کوئی ایسا انتظام کریں کہ وہ رفتہ رفتہ خود ہی معلوم کرے کہ یہ پتھر ہے ۔ جوہری بڑا عقلمند اور دانا شخص تھا گھسیارے سے کہا کہ تم اس ہیرا کو میرے ہیروں میں رکھ دو ۔ اور جب کوئی خریدار آئیگا تو میں قیمت وصول کرکے تمہیں دیدونگا اور جب تک کوئی خریدار آوے تم میری دکان میں کام کرو ۔ چنانچہ وہ کئی ماہ تک اس کی دکان میں کام کرتا رہا یہاں تک کہ اس کو سب قسم کے ہیروں سے واقفیت ہوگئی ۔ اتنے میں ایک مہاراجہ نے اس قسم کا ایک بیش قیمت ہیرا طلب کیا تب جوہری نے گھسیارے سے کہا کہ اب اپنا ہیرا لاؤ ۔ اور جب اس نے اُسے جاکر دیکھا تو اس کا چہرہ زرد ہوگیا ۔ اور بڑے افسوس کے ساتھ جوہری سے یوں مخاطب ہوا کہ جناب میں اس کے عوض پیسہ تو چھوڑا ایک دھیلے کا بھی نہیں ۔ اور میں آپ کی اس شفقت کے لئے آپ کا نہایت مشکور ہوں ۔ کیونکہ آپ کے وسیلے سے میری سخت نادانی و جہالت مجھ پر ظاہر ہوگئی اور اب میں باقی زندگی اسی آپ ہی کے زیر سایہ بسر کرونگا ۔

یہ دیکھکر دل کو نہایت خوشی ہوتی ہے کہ آجکل تمام دنیا سب مذہب کے لوگ ایک بیش قیمت ہیرے یعنی ہمیشہ کی زندگی کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں ۔ بعض کہتے ہیں یہ بیش قیمت ہیرا ہم نے ویدوں میں پایا اور بعض کہتے ہیں کہ قرآن میں اور بعض یہ کہ ہم نے گرنتھ میں پایا غرضیکہ سب اپنے اپنے علم و ایمان کے مطابق اس کہا کرتے ہیں مگر خدا جو غضب کرنے میں دھیما اور شفقت میں دراز جوہری ہے ہمیں اجازت ہے (زبور ۱۰۳: ۸) یہ چاہتا ہے کہ سارے آدمی نجات پائیں اور سچائی کی پہچان تک پہنچیں (۱ تمطاؤس ۲: ۴) اور وہ کسی کو گمراہ یا نادرست فرماکر اس کی ہمت نہیں توڑنا چاہتا ۔ بلکہ چاہتا ہے کہ وہ میری دی ہوئی عقل کو تیز اور میرے روحانی اور ہستی میں امتیاز کرنے کے لئے استعمال میں لائیں اور میں جو آفتاب صداقت ہوں اپنی روشنی اُن کی عقل پر ڈالونگا جس سے کہ رفتہ رفتہ اُن کے تمام نقص اور نادانیاں اُن پر ظاہر ہوجائینگی اور خدا اسی طرح جس قدر وہ وید اور دیگر مذہبی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں عجیب طور سے اُن کی نادانی و جہالت کو اُن پر ظاہر کرتا ہے اور کرتا رہیگا جب تک کہ وہ اس پتھر کی حقیقت کو معلوم نہ کریں جس کو وہ بیش قیمت ہیرا سمجھے بیٹھے ہیں ۔ اے عزیزو مت سمجھو کہ آریہ سماج یا دیگر مذاہب والے مسیحی مذہب کی ترقی کے راستے بند کر رہے ہیں ۔ ہرگز نہیں ۔ بلکہ وہ راستوں کو زیادہ کشادہ کر رہے ہیں ۔ تاکہ اس نجات کی خبر دنیا کی حدود تک پہنچے اور خدا اپنی عجیب حکمت سے اُن کے ذریعہ سے اپنا کام کر رہا ہے ۔ جس کا اُن کو خیال تک بھی نہیں ۔ ہاں وہ وقت نزدیک ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم کے لوگوں کا گھٹنا مسیح مصلوب کے آگے ٹکیگا تب وہ ہمارے ساتھ یک زبان ہوکر کہیں گے کہ اے خدا اور ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے ہی پاس ہیں ہم کس کے پاس جائیں ۔ (یوحنا ۶: ۶۸ آیت)

راقم فقیر جعفر سنگھ بی ۔ آئی ۔ مسیحی

رباعیات

جاں لے جو دنیا پیدا کرتے ہیں　　بے غیب ہو صورت وہ نظر آتے ہیں
آجاتے تھیں جو شخص ہو بے غائب　　دنیا میں وہ جنت میں رہا کرتے ہیں

رو نہ انکو جو لوگ فنا کہتے ہیں　　در اصل حقیقت سے سو آگہے ہیں
مصلوب ہو گر ساتھ مسیح کے جیتا　　ہم ایسی فنا کو بھی بقا کہتے ہیں

یوسف دانی ایل صولت (لکھنوی)



عیسائی نوجوان اور اُن کے واسطے کام

جناب ایڈیٹر صاحب۔

یہ مضمون اس وقت اور زمانے کے لحاظ سے بہت ہی مفید اور کارآمد ہے جبکہ ہندو اور مسلمان اور دیگر جماعتیں زور مار رہی ہیں کہ وہ ملکی دوڑ میں ایک دوسرے سے پیچھے نہ رہ جاویں۔ تو نہایت واجب اور درست ہے کہ ہمارے نوجوان اور ہونہار جوان بھی جاگ جاویں کہ وہ بھی اس دوڑ میں بہت بازی لیں اور کوشش کریں اور مجھے امید ہے کہ وہ بھی کامیابی حاصل کرینگے جب ہم اپنے لوگوں کے شمار پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم اور جماعتوں سے تھوڑے ہیں لیکن پھر بھی ہمارا شمار اونچی لوگوں کی نظروں میں ہے۔ شائستگی کے لحاظ سے ہم لوگ اوروں سے سبقت لے گئے ہیں اور تعلیم کے معاملے میں تو ہم اور مذہب والوں سے بڑھ گئے ہیں۔ دس برس کا عرصہ گذرا ہو لوگ بہت پیچھے تھے۔ لیکن اگر ہم اپنی آنکھوں کو اٹھائیں تو دیکھیں گے کہ ہم کیا تھے اور اب کیا ہو گئے۔ خدا ہمیں ہم امید کرتے ہیں کہ زیادہ ترقی کر گئے ہوں گے۔ اور تعلیم کے لحاظ سے جہاں دیکھئے کئی گریجوایٹس جنہوں نے ایم۔ اے۔ بی۔ اے یا بی ایس سی پاس کر لیا ہے دکھلائی دیتے ہیں۔ سرکاری نوکریوں میں کوئی محکمہ نہیں نظر آتا کہ وہ یا جاتی نہ ہوں۔ خدا کا شکر ہو کہ [illegible] لیجسلیٹو کونسل پر ایک یا دو مسیحی بھی موجود ہیں۔

بہت کچھ ہوا لیکن ابھی بہت زیادہ رہ گیا ہے۔ جو ابھی باقی ہے ان سب باتوں کے واسطے اکسانے اور جگانیوالا مضمون آپکا جو ہمارے نوجوانوں کو مخاطب کر رہا ہے اور اپنے قلم کے زور سے ان کو بیدار کرے۔ بہت سے کام ہیں جن پر ہمارے نوجوان اگر اپنے تئیں حرکت دیویں تو کامیابی حاصل کرینگے۔ میرے عزیز نوجوان دوستو اعلیٰ تعلیم کو حاصل کیجئے۔ صرف تھوڑے سے لکھنے اور پڑھنے پر قناعت نہ کیجئے اگر موقعہ ہو تو ضرور علم تحصیل کیجئے

ہمت مرداں مدد خدا۔

۱۔ گریجوایٹ کی بابت ہو تو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد خدا کے واسطے وقف کیجئے اس خدمت کے واسطے بھی بہتوں کی ضرورت ہے یعنی مشن اور اس کے کام کو بہتر بنانے بلکہ حقیقی مقصد آسمان کی بادشاہت کے پھیلانے کے لئے کوشش کیجئے۔

۲۔ یونیورسٹی اور جوڈیشل ڈیپارٹمنٹ میں بھی گنجائش ہے۔ سال بسال نئے تعلیم یافتہ لوگ چلے جاتے ہیں مگر کسی نے ہمارے حقوق کو معلوم کیا ہو اور اس کو ہمارا [illegible] خیال [illegible] اگر آپ کے پاس کوئی وسیلہ نہیں تو کیا مضائقہ۔

۳۔ پولیس۔ اس میں بھی مضبوط اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کی اشد ضرورت ہے۔ اس محکمے میں داخل ہونا کچھ مشکل بھی نہیں ہے اور میٹری کیولیشن تک تعلیم بھی کافی ہے ہمارے نوجوان عیسائی اس میں بہت کامیاب ہو سکتے ہیں۔

۴۔ میڈیکل [illegible] سرکاری بلکہ مشن سکولوں [illegible] تعلیم یافتوں کی مانگ ہو کہ وہ لوگ ہندو اور مسلمانوں کی جگہ پر تعینات کئے جاویں۔ افسوس کہ عیسائی [illegible] بہت کم دستیاب ہوتے ہیں۔

۵۔ بہت سے محکمے ابھی ہیں مثلاً سیول [illegible] انجنیئرنگ، فارسٹ، اگریکلچرل۔ اکس ریز، [illegible] وغیرہ مختلف قسم کے چھوٹے چھوٹے محکمہ جات ہیں جن میں عیسائی نوجوانوں کی اشد ضرورت ہے۔

۶۔ بہت سے کارخانے ہیں جن میں دستکاری اور مختلف قسم کے فن سیکھنے کا موقعہ ہے۔ وقت بکار ان سے [illegible] ہرگز [illegible] کیونکہ کوئی کام حقیر نہیں ہے۔ اور [illegible] میں بہت سے اور دیگر کاموں کا ذکر کر سکتا ہوں لیکن اب ختم کرونگا۔ میرے بھائیو آج کل موقعہ خوب ہے جبکہ دیہاتی لوگ بھی بیدار ہونے لگے ہیں۔ اور جبکہ آپ کے حقوق بھی اُن کے سامنے بار بار پیش ہو چکے ہیں کسی سفارش اور سلسلے کی ضرورت نہیں ہے صرف یہ ہے کہ آپ تعلیم یافتہ، بالیاقت اور امانتدار ہوں [illegible] خادم بن جاویں۔

میں اس مضمون کے اور آپ کے پڑھنے والوں کی رائے کا منتظر رہونگا کہ آپ [illegible] اپنی عقل سے فائدہ پہنچاویں۔

کاش کہ عیسائی قوم روز بروز ترقی کرے یہی دعا اور خواہش آپ کے نامہ نگار کی ہے۔ [illegible]

ایڈنبرگ کی ورلڈ مشنری کانفرنس اور دعا کی ضرورت

ناظرین کو معلوم ہے کہ ماہ جون ۱۹۱۰ء کو [illegible] تاریخ سے [illegible] یہ عالمگیر مجلس [illegible] ہوگی۔ اس لئے بہت دعا کی ضرورت ہے کیونکہ اس کانفرنس سے بہت کچھ بہتری اور فائدے کی امید ہے کہ اس کی [illegible] تجاویز [illegible] نتیجہ ہوگا کہ مشنری کام اور بشارت کے بڑے ضروری کام کو [illegible] تحریک ہوگی۔ اس لئے اس کے [illegible] ہر جگہ کلیسیا [illegible] خاص قسم کی دعا کی میٹنگ [illegible] اور جبکہ ایڈنبرگ میں یہ مجلسیں [illegible] ہوں تو اُن کے مقابلے میں دعا کی مجلسیں ہر جگہ جمع ہوں اور برکت کی [illegible] اور روح القدس کے نزول کے لئے بارگاہ الٰہی میں دست دعا [illegible] تاکہ کوئی موقعہ برکت حاصل کرنے سے خالی نہ رہ جاوے۔

المشتہر [illegible] وائی ایم سی اے۔ لاہور

ضرورت

سکاچ مشن سکول [illegible] کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے جو کہ [illegible] ڈیپارٹمنٹ میں سائنس و دیگر مضامین [illegible] لیاقت رکھتا ہو [illegible] تجربہ کار [illegible] تنخواہ بیس روپے سے پچیس روپیہ تک حسب لیاقت دیجاویگی۔ درخواستیں معہ اسنادات [illegible] جناب

المشتہر

مسٹر [illegible] ہیڈ ماسٹر سکاچ مشن سکول [illegible]

انقلاب زمانہ

اور

اشکِ سُرخ

ناظرین نور افشاں ہمارے شہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم کے انتقال کی خبرین سن چکے ہیں۔ افسوس کہ کیا سانحہ کل۔ تدبر وہ گروہ مشاہیر عالم پر آفتاب کی مانند چمکنے والا رونق افروز سریر انگلینڈ و ہند تاگہانی ہماری نظروں سے غائب ہو گیا ہے کل جس کی جشن تاجپوشی کی تقریب پر اپنے اخباروں کے کالم کو قصیدوں سے زیب دیتے تھے۔ ہائے آج اُن کا مرثیہ لکھتے ہوئے ہاتھ کانپتا ہے۔ اور دل دکھتا ہے۔ شبہ کہ وہ اخبارات جو کچھ عرصہ پہلے اپنے عادل شہنشاہ کی عہد حکومت میں امن و آسائش کے گانوں سے اپنے حریم کو جنبانی دے رہے تھے آج وہ کس حسرت سے اُن کی موت کی خبر کو شائع کر رہے ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ جس وقت شہنشاہ معظم تخت انگلستان پر رونق افروز ہوئے تھے تو میں نے دو قصیدے کہے تھے جن میں سے ایک تو اخبار نور افشاں میں درج ہوا تھا اور دوسرا اخبار عام میں۔ مگر دست موت کی خبر سنکر میرے دل میں خیال آیا کہ اب مرثیہ کس طرح لکھوں۔ لیکن حضرت کاظم صاحب کی فہمائش کردہ ہیئت نے اس مسئلے کو آپ ہی حل کر دیا۔ جس کا نتیجہ چار بند ہیں۔ اور جس کا نام اشکِ سُرخ ہے۔ چونکہ یہ ترکیب بند طول ہے۔ لہذا مختصراً ناظرین نور افشاں کی خدمت میں دو بند ارسال ہیں۔ امید ہے کہ ناظرین چشم پوشی سے اس کا مطالعہ کریں گے۔

راقم تائب لدھیانوی حال مقیم انبالہ

بند اول

اے دردِ آہ تو آج مرا ہمنشیں ہو۔
تسکین تجھ سے جان کو تجھ سے نشاط ہو۔
ہنگامِ جوش تو ٹوٹ کر اے شعبۂ امید
ہاں چاک چاک دامن صبر و قرار ہو
اے داغ دل تجھے ہے قسم لالہ زار کی
سوز جگر کی تاب سے رنگ بہار ہو
دیدۂ خونبار بہائے کہ آج دل مرا
ہاں اشک ابر دیدۂ خونناب بار ہو۔
کاکل تیری رسائی کے بھوں دست زد
ہاں تیرے بن کے سینہ گرد دل صد پارہ ہو
اے کوہ نور تجھ کو قسم آب و تاب کی
جل جل کے سوز دل سے تو شعلہ فشار ہو
اے تاج شاہی کرکے گریباں کو چاک چاک
بزم عزا میں آج تو آسو گوار ہو۔
اے کو کب بن کے تو اک کُرہ خون سُرخ
رو رو کے آج فلک سے آ ہمکنار ہو
اے تختِ گاہ شاہی تجھے شاہ کی قسم
اتنا رلائے جوش کی آنکھیں پُر غبار ہو۔
بطانیہ تو آج گلے مل کے ہند کے
مصروفِ آہ و نالۂ زار ہزار ہو۔
اٹھا جنازہ دیکھ وہ گردوں پناہ کا
اے چرخ اپنے جور سے کچھ شرمسار ہو
تھی ہم کو اب جس کے سلسل امید کی
افسوس ملک سے وہ شہِ شہریار ہو
اس گلستاں دہر میں جائے پناہ نہیں
کیوں مرغ جاں نہ بازوئے اجل کا شکار ہو
عالم کی آرزوؤں کا وہ خون ہو گیا
ماتم میں اشک یہ تو اے روزگار ہو
ہے شاہی نام اس کا حکومت دلوں پر ہو
گو کی گلی کسی کو تو حال میں وہ خوار ہو

۵۔ کوہ نور وہ مشہور قیمتی ہیرا ہے جس کو ہمارے مرحوم مغفور شہنشاہ معظم پہنا کرتے تھے ✦

ہیہات آج وہ شہنشاہ چل بسا
بے چین کس طرح نہ دل بیقرار ہو
رہ رہ کے تجھ کو روئیں گے اے شاہ بحروبر
پائیں گے اور کوئی نہ جب تجھ سا دادگر۔

بند دویم

پھر پھر کے پھیکتا آتا ہے کیا دورِ آسماں
کیا کیا بدلتی رنگ ہے یہ گردش زماں۔
برآئی کب کسی کی ہے دنیا میں آرزو
حسرت ہی دل میں لے گئے حکام و حکمراں
اٹھی گھٹا جو غرب سے کھائے برق ریز
پھر چم کے برسی شرق پہ گرا کے بجلیاں
چہکیں گے شاخ گل پہ ہم اے بصفیر کیا
آئی نہ فصل گل کہ گری گلشن پہ بجلیاں
ایڈورڈ کی جو مرگ کہ وکٹوریہ کی موت
ہے کس کے وہ فراق میں ماتم کدہ جہاں
بھولے ہوئے تھے ویسے وکٹوریہ کی یاد
پھر کر قیامت آج وہ پھر آ گیا سماں
لبریز درد و ملک ہوں جن کے دل و جگر
اے چرخ پیدا ہوتے ہیں ایسے شہِ کہاں
دل میں تو درد ملک کا ایک ہی تھا بسا
بیتاب کر رہی ہیں تیری ہی تب زباں
دنیا میں جب نہ پائیں گے تیرا سا رفیق وہ
آ آ کے یاد دیں گے جو تیری مہربانیاں
تنگ تقاضائے عمر یہ سب بری وفات ہے
جز کہ حیات خضر سے بدتری ممات ہے۔
راقم تائب

تبت میں آپ کو ایسے آدمی بکثرت ملیں گے کہ جو بوقت پیدائش سے لیکر آجتک کبھی نہ نہائے ہیں۔ اور نہ مرتے دم تک کبھی نہانے کا ارادہ رکھتے ہیں ✦

ملک کنعان کی سیر

چونکہ کنعان کی سلطنت کے کسی شہر کا صحیح اندازہ لگانا قریب ناممکن ہے۔ اس سے ناصرت کی آبادی کا ٹھیک اندازہ لگانا بھی [illegible] ہزار کے لگ بھگ ہے جن میں نصف سے زیادہ تعداد یونانی مسیحی ہیں۔ ان سے کم رومن کیتھولک۔ ان سے کم [illegible] اور [illegible] کے مسیحی ہیں۔ سب سے کم تعداد مسلمان کی ہے۔ یہ شہر ناصرت اب بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ ہمارے خداوند کے وقت میں تھا۔ یہ شہر [illegible] ہے۔ خوبصورت ہے چاروں طرف پہاڑوں سے گھرا ہے [illegible] [illegible] ہیں گرجوں اور [illegible] کی عمارتیں بڑی خوبصورت ہیں کنعان کے دوسرے علاقوں کے مسیحیوں کی نسبت یہاں کے مسیحی [illegible] [illegible] رہتے ہیں۔ عادات پاکیزہ ہیں۔ عورتیں نہایت حسین [illegible] [illegible] عورت زیادہ حسین ہیں [illegible] کی [illegible] کی جگہ جہاں [illegible] [illegible] کے کام شروع کرنے [illegible] [illegible] جب [illegible] [illegible] کو یہاں کے لوگوں نے [illegible] گرا دینا چاہا تھا [illegible] [illegible] نہیں گیا۔

یہاں [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] رکھا گیا ہے۔

[illegible] یہ ایک بڑی عالیشان عمارت ہے [illegible] میں یہ [illegible] ہے [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] ہے۔ اس کی [illegible] [illegible] کی ہے۔ اس [illegible] کے اندر [illegible] خوبصورت [illegible] [illegible] ہیں [illegible] [illegible] ایک مکان ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے نام سے مشہور ہے [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔ (باقی آئندہ)

شعر و سخن

غزل

[illegible] ہے جس میں [illegible] کمال اپنا
کبھی ہے [illegible] ہوگا [illegible] پنہاں اپنا

نظر آتا نہیں کوئی [illegible] [illegible]
[illegible] کس [illegible] [illegible] اپنا

زمانہ [illegible] ہے سب [illegible] [illegible]
[illegible] دیکھا [illegible] اپنا

نہیں [illegible] کے [illegible] سینہ [illegible]
[illegible] سب [illegible] اپنا

کسی کے [illegible] [illegible] ہے
[illegible] [illegible] اپنا

مجھے تو [illegible] سے [illegible]
[illegible] [illegible] اپنا

[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] اپنا

[illegible] [illegible] کے [illegible]
[illegible] [illegible] اپنا

تمنا ہے [illegible] [illegible] پورا
[illegible] [illegible] امتحاں اپنا

[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] جان اپنا

[illegible] [illegible] تو [illegible] شاکر
[illegible] [illegible] اپنا

شاکر [illegible]

مضامین

رنج

دنیا کے [illegible] [illegible] [illegible] ہے [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کو [illegible] ہیں۔ گلستان کی طرف [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible]۔ اس کی [illegible] [illegible] ہے۔ اس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہیں کہ اس کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] ہے جنگل کی طرف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جنگل [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہیں۔ اور [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور جب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] ہیں [illegible] [illegible] کا [illegible] کے [illegible] ہے [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible] [illegible] اور خوشی کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خوشی سے [illegible] [illegible] [illegible] ہیں [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

انتخاب الاخبارات

لندن میں اورینٹل سکول

[illegible] میں اورینٹل اسکول جاری کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں جس میں وہ [illegible] لوگ جو [illegible] سے گورنمنٹ کی ملازمت کی لیاقت حاصل کرنا چاہیں [illegible] سیکھنا چاہیں اور [illegible] کام سیکھنا چاہیں ان کو سب کچھ [illegible] سکھایا جاوے۔ اس تجویز پر [illegible] پونڈ سالانہ خرچ کا اندازہ لگایا گیا ہے [illegible] پونڈ اس کے [illegible] میں دینے کا وعدہ [illegible] کیا ہے [illegible] اس کا بندوبست اپنے [illegible] ہے اور یہ سکول لندن یونیورسٹی سے متعلق ہوگا۔

ملک امریکہ میں الماس

[illegible] میں الماس نکالنے کی جگہ [illegible] اور [illegible] الماس وہاں سے دستیاب ہوتے ہیں۔ وہ مختلف [illegible] کے ہیں [illegible] اور دوسرے رنگوں کے بھی ہیں [illegible] خوبی اور [illegible] ہے۔

شادی کی گراں بہا فیس

[illegible] صاحب شادی [illegible] مقام پر [illegible] کو صاحب موصوف نے [illegible] فیس دینے [illegible] یکہ بڑے مالدار ہو گئے تھے اس پر انہوں نے [illegible]

[illegible] ان کو ایک دن سیہاپان پر [illegible] صاحب [illegible] ان کا ایک [illegible] نام [illegible] دیا وہ [illegible] کر کے حسب [illegible]

دان کا فرشتہ

[illegible] پرتگال کی بیوہ ملکہ [illegible] کے لوگوں نے [illegible] اس ملک کی مرنی [illegible] لوگوں نے اس کو [illegible] جاتی ہے [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] کی نسبت [illegible] کی [illegible] کا واقعیت [illegible] لوگ [illegible] کی [illegible] کرتی رہتی ہے۔

ایک قتل اور خودکشی

[illegible] ایک کانسٹیبل [illegible] پر ملازم تھا اس نے [illegible] بیوی کو [illegible] اس کی [illegible] پولیس [illegible] کانسٹیبل [illegible] کانسٹیبل نے [illegible] گولی سے مار ڈالا اور [illegible] اپنے سینے کو بھی گولی سے اڑا دیا۔

نشہ کی خرابی

[illegible] ہے [illegible] کہ وہ [illegible] شراب سے [illegible] ہے [illegible] کا نقصان [illegible] شراب سے کوئی [illegible] کرے [illegible] کی [illegible] گیا۔

میں کلکتہ میں ایک دھوبی [illegible] تفصیل [illegible] کی چنانچہ دونوں [illegible] ہوئے۔ دھوبی بے ہوش [illegible] تفصیل نے [illegible] کو اس کاٹ کر دھوبی کو [illegible] کے حوالہ کر دیتے ہیں [illegible] نشے کے سبب سے [illegible] تفصیل [illegible] اور اس نے نشہ [illegible] کی [illegible] حالت سے [illegible] کے [illegible] ہونے کی کیفیت بیان کی [illegible] کو اس سے [illegible] سبق حاصل کرنا چاہیے۔ افسوس ہے کہ آجکل اس منحوس شراب کی بدولت بڑے بڑے شریف خاندان [illegible] ہیں [illegible] کی کچھ فکر نہیں کی ہے۔

یہودی اور ملک کنعان

[illegible] ملک کنعان [illegible] یہودی ملک [illegible] کیونکہ [illegible] لوگ وہاں جا [illegible] ہیں [illegible] روس [illegible] سے کثرت سے [illegible] یہودی [illegible] ہوئے [illegible] سے [illegible] کے سبب [illegible] یہودی [illegible] گئی۔

شہنشاہ [illegible] کی مختصر سوانح عمری

[illegible] نومبر [illegible] میں [illegible] تھے [illegible]



کو آپ پرنس آف ویلز بنائے گئے اور ۱۵ جنوری ۱۸۹۲ء کو آپکے تیسرے لڑکا حالت نوعمری میں وہ ملکہ وکٹوریہ کے زیر نگاہ تعلیم پاتے ہے . اور اُس کے بعد کئی کاموں میں داخل ہوئے اور ۱۸۹۳ء میں آپ کو فوج کا کرنل بنایا گیا . اور بتدریج بڑھتے بڑھتے فیلڈ مارشل کے عالی عہدے پر سرفراز ہوئے .

اس کے بعد آپ کو سفر ملکوں کا شوق ہوا اور ۱۸۵۹ء میں ملک ٹرکی اور سپین کا سفر کیا . اور کچھ عرصے کے لئے کیمبرج یونیورسٹی میں داخل ہو گئے اور ۱۸۶۱ء میں تعلیم ختم کر کے بحری فوج میں شامل ہو گئے دسمبر ۱۸۶۱ء میں آپ کے والد بزرگوار کا انتقال ہو گیا اور آپ نے آسٹریلیا کا پیلسٹائن کا سفر کیا .

ماہ مارچ ۱۸۶۳ء میں آپ کی شادی ملکہ الگزینڈرا دختر شاہ ڈنمارک کے ساتھ ہوئی اور ۸ جنوری ۱۸۶۴ء میں آپ کو خدا نے ایک فرزند بخشا اور اس کے بعد آپ کے ہاں ایک لڑکا اور تین لڑکیں پیدا ہوئیں ۱۸۷۱ء میں آپکی حالت بہت خطرناک ہو گئی تھی . لیکن اس کے بعد شفا حاصل ہو گئی ۱۱ اکتوبر ۱۸۷۵ء کو آپ ہندوستان کی سیر کو روانہ ہوئے . چار مہینوں کے اندر انہوں نے تمام راجوں مہاراجوں سے ملاقات کی اور ملک کو خوبی سے دیکھا ۱۸۸۵ء میں آپ آئرلینڈ تشریف لے گئے ۱۸۹۰ء میں آپ نے ملکہ وکٹوریہ کی ڈیوٹی کا بہت سا کام سر انجام دیا .

۲۲ جنوری ۱۹۰۱ء میں ملکہ وکٹوریہ اس جہان سے چل بسیں . ایڈورڈ ہفتم کے نام سے انہوں نے تاج شاہی اپنے سر پر رکھا . دوسرے دن آپ نے پریوی کونسل کا انتظام کیا جس میں انہوں نے اپنی قابل تعظیم ماں کے نقش قدم چلتے ہوئے ایک کانسٹی ٹیوشنل بادشاہ کی طرح حکومت کرنے کا اعلان کیا ۱۴ فروری کو آپ نے پارلیمنٹ کا افتتاح کیا ۲۶ جون ۱۹۰۲ء کا دن آپکی تخت نشینی کے لئے مقرر کیا گیا لیکن ۲۴ جون کو دنیا کو یہ معلوم کر کے حیرت ہوئی کہ حضور سخت بیمار ہیں . اور ایک اپریشن کی ضرورت ہے . چنانچہ اپریشن کامیابی سے ہوا اور ۹ اگست تخت نشینی کی رسم کے لئے مقرر ہوا . ۱۹۰۳ء کی یکم جنوری کو آپ کی تخت نشینی کی خوشی میں دہلی میں ایک عالیشان دربار ہوا . ایڈورڈ ہفتم ۹ سال تک انگلستان کے بادشاہ رہے لیکن اس عرصہ میں جو کام انہوں نے کیا اس کو بیان کرنا مشکل ہے ۱۹۰۳ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک آپ نے فرانس . جرمنی . روس . آسٹریا . ہنگری . اٹلی . سپین . پرتگال . ممالک کی سیر کی . اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے بادشاہ انگلستان آئے اور اس طرح سے تعلقات کا رشتہ مضبوط ہو گیا آپ نے پرنس آف ویلز کو اپنا قائم مقام بنا کر ۱۹۰۱ء میں نو آبادیوں میں اور ۱۹۰۵ء و ۱۹۰۶ء میں ہندوستان میں بھیجا آپ کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ جہاں ایک طرف روس انگلستان فرانس کے درمیان معاہدہ ہو گیا . وہاں انگلستان اور روس کے تعلقات بہتر ہو گئے . ایسی مفید زندگی کا چراغ ۶ مئی ۱۹۱۰ء کی رات کو ۶۹ سال کی عمر میں بجھ گیا . پرکاش

شاہ مرحوم کی ہمدردی اہل ہند کے ساتھ

شاہ ایڈورڈ ہفتم ہندوستان کے ساتھ کیسی ہمدردی رکھتے تھے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آپ نے لارڈ منٹو وائسرائے ہند کو ۱۹۰۸ء میں پلیگ کے متعلق مندرجہ ذیل پر درد پیغام بھیجا تھا . "میں ویسرائے میں طاعون کے گذشتہ ہولناک حملوں کو بڑی تشویش سے دیکھتا رہا ہوں جن کو ہندوستان نے گذشتہ ۱۰ سال میں سخت نقصان اٹھانا پڑا اور جب میں اس عظیم مصیبت کا خیال کرتا ہوں جو تمام خاندان در خاندانوں نے نہایت صبر کے ساتھ برداشت کی تو میرے دل پر گہرا اثر ہوتا ہے میں خوب جانتا ہوں کہ آپ نے اور آپ کے پیشرو صاحب نے اس مرض کی وجوہات دریافت کرنے اور اس کے نتائج کو رفع کرنے میں کوششیں کی ہیں میری دلی تمنا ہے کہ مزید تدابیر جو آپ نے لائق اور سرگرم حکام کے مشورہ سے اختیار کرنے والے ہیں ان میں کامیابی نصیب ہو میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے اس ہمدردی کو میری ہندوستانی رعایا تک پہنچا دیں" شاہ مرحوم کی جدائی پر اگر کوئی بات تسلی بخش ہو سکتی ہے تو یہ کہ شاہ حال بھی ہندوستانیوں کے بڑے ہمدرد ہیں اور جب کہ آپ ابھی ولیعہد سلطنت ہی تھے تو ہندوستانیوں کے ساتھ ہمدردانہ تذکرہ کے جذبے ظاہر کیا کرتے تھے .

(ہندوستان)

ہندوستان کا دعویٰ

اخبار نیر مراد آباد بڑے فخر کے ساتھ ذیل کا نوٹ درج اخبار کرتا ہے کہ ہم کو اپنے گھر کا پتہ نہیں . لیکن دوسرے آتے اور جواہرات نکال لیجاتے ہیں . وہ قیمت کا نتے نہیں سنبھالتے نہیں اور نہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن چیزوں کو ہم نے ناکارہ سمجھ کر اپنی بیوقوفی سے باہر پھینک دیا تھا اور جن کو اٹھا لیجانے کے لئے کچھ ایک روپیہ دینے کو بھی تیار تھے وہی چیزیں مناسب علاج میں ترکیب نکالی گئی ہیں . نیویارک میں ایک ہسپتال کھلا ہے جہاں کیچلیوں کی بجائی مادہ گردہ کا علاج کیا جاتا ہے معالج لوگ بتلاتے ہیں کہ یہ طریقہ علاج ہندوستانی کتب کے موافق ہوتا ہے کیا ہمارے حکیموں نے بھی معلوم کیا کہ ان کے گھر میں کیسے کیسے عجیب نسخے موجود ہیں ؟ شاید نہیں اسی لئے یہ نتیجہ ہوا کہ ہم بھوک سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دیتے ہیں اور ہمارے قیمتی خزانے ہماری بے توجہی سے خزانہ غیر بنے ہیں . موجودہ دنیا کی کوئی ایجاد ایسی نہیں جس تک ہمارے بزرگ نہ پہنچے ہوں . لیکن اب سب فسانہ ہے . ہم اس وقت اقوام دنیا کی دوڑ میں سب سے پیچھے ہیں . دیکھئے کب ہمارے اعمال اجازت دیتے ہیں کہ ان کی برابری کر سکیں .

گلدستۂ اخبار

کیلیفورنیا میں ریڈووڈ نامی ایک درخت ہوتا ہے جس کی لکڑی کبھی خراب نہیں ہوتی پرچہ دیمک سے بھی محفوظ رہتی ہے اور بصورت رہتی ہے گرتے ہوئے بیج بھی بہت سے جنگل کو سرسبز کرتے ہیں۔

انگلینڈ اور ویلس کی ۰۱۰۳۵۰۷۵۰۳ آبادی میں ۲۲۰۰۵ غریب لوگ ہیں۔

الینوئس پر اسیس میں ایک زمیندار کے پاس ایک بیل ہے جس کی چار ٹانگیں دو پونچھیں اور چار آنکھیں ہیں۔

دیا سلائی کی تیلیوں کے بنانے والی ایک مشین ایجاد ہوئی ہے جو ایک دن میں ...... تیلیاں بناتی ہے۔ اور ایک دوسری جگہ جمع کرتی ہے جہاں ان کے سروں پر گندھک لگائی جاتی ہے اور یہی ہوتی ہے یہ کام انجام ہوتا ہے۔

ایک نیا تھرمامیٹر ایجاد ہوا ہے جو نہ صرف ٹمپریچر بتاتا ہے۔ پر ایک گھنٹی بجاتا ہے جس سے خطرے کا ہونا ظاہر ہوتا ہے جبکہ ٹمپریچر حد سے زیادہ ہو۔

ٹیکے کی ترقیوں کے بجائے اوٹاوا ٹیوب اور گلٹ کے کاغذ کی تھیلیاں بنی ہیں جو ڈیوہاک کمپنی کی طرف سے بنی ہیں۔ وہ صرف ایک دفعہ استعمال کر کے پھینک دیتے ہیں کی وہ سینیٹری اصولوں پر بنی ہیں۔

۱۲ مئی کی خبر ہے کہ وہائٹ ہیون کی کان کوئلہ میں حادثہ وقوعہ ہوا اور ۱۳۷ آدمی دب گئے بڑی مشکل سے صرف ۱۳ بچائے گئے اور گمان ہے کہ اور سب ہلاک ہو گئے۔

بمبئی میں یہ خبر پہنچی ہے کہ برٹش انڈیا اسٹیم نیوی گیشن کمپنی کا ایک جہاز بیلا پور کے ساحل سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا۔ مگر کشتیوں کے ذریعہ سے سب مسافر بچائے گئے۔

جہلم کالونی کے مقام سلانوالی میں دوکانوں کی زمین ایک روپیہ ۱۳ آنہ ۸ پائی فی مربع فٹ یا ۳۲۲ روپیہ...... ۵ پیسے فی مربع گز قیمت پر نیلام ہوئی جس پر بڑی حیرانگی ہو رہی ہے۔

لوکل

اعلیٰ حضرت عظیم سہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی وفات حسرت آیات کے افسوس ناک رنج پر لدھیانہ کے دو ماہ کو دن ۲۰ مئی ۱۹۱۰ء مقرر تھا سو اس افسوسناک اور درد انگیز موقعہ کے لئے انگریزی گرجاگھر جو کچہری احاطہ کے متصل واقعہ ہے تعین تھا انشست وغیرہ تقسیم کیا بعوض غربا و مساکین کا کل انتظام جناب خان صاحب محمد مظفر خاں صاحب بہادر تحصیلدار لدھیانہ کے سپرد تھا جو بے شمار ہی سے لوگ کے گروہ جوق در جوق آنے شروع ہو گئے چنانچہ ۵ بجے تک تمام رؤسا شہر رئیس چک جات ذیلدار نمبردار سفید پوشاں اور تمام مدارس کے طلباء وغیرہ اہل شہر جمع ہو گئے تحصیلدار صاحب مذکور نے باقاعدہ درجہ بدرجہ صف بندی کرائی ٹھیک ۵ بجے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر تشریف آور ہوئے۔ یہ موقعہ واقعی قابل دید تھا ہر ایک ہندو مسلمان سکھ و عیسائی کثیر تعداد میں آئیں خواتین کے جن کے ہیئت بڑا غم نمودار ہو رہا تھا اور رعایا اور ایسے غم میں مستغرق تھے گویا ان کا کوئی سخت ایسی ہستی ہو جس سے خوشی کی مفارقت ہے پھر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے کچہری کی طرف توجہ کر کے ان کے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے بعد ازاں ... جو ہمارے رعایا جس میں تشریف لے گئے اور اکثر معززین چند مسلمان صاحبان کو بھی ہمراہ گرجا میں جانے کا موقعہ ملا باقی سب صاحبان گرجا کے باہر کھڑے تھے۔ اور اسی دعا میں شامل تھے۔ موزنگ سروس ختم ہونے کے بعد صاحب بہادر باہر تشریف آور ہوئے اور اس وقت ۱۰۱ توپ چلائی گئیں۔ اور شہر اس کے بعد رنگوں کیا گیا۔ با ضابطہ کاروائی کے بعد ماتم ختم ہوا اور مجمع منتشر ہوا چونکہ شہر میں صبح سے ہڑتال تھی ڈپٹی کمشنر صاحب نے زبان مبارک سے حکم دیا کہ اب ہڑتال کھول دی جاوے اس موقعہ پر چندہ سو روپیہ خیرات کر کے غربا کو کھانا دیا گیا اور شربت عام طور سے پلایا گیا غرض یہ کہ تحصیلدار صاحب کی بیاقت مستعدی سے باہر تھی۔ مگر یہ بات کہ ایسا انتظام تھا کہ کسی کو بالکل تکلیف نہیں ہوئی۔ یہ تمام انتظام تحصیلدار صاحب مذکور کے حسن انتظام کا نتیجہ ہے۔ نمک حلال رعایا پرور حاکم سے ایسی ہی امید ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ تحصیلدار صاحب موصوف نے اس موقعہ حسرت آیات پر وفاداری دکھائی۔ زمینداران نے اس کام میں جو جوش دکھایا کیوں نہ ہو جب سے تحصیلدار صاحب اس ضلع میں تشریف آور ہوئے ہیں ان کی بدولت رعایا گورنمنٹ کی خاطر بدستور سابق جان و مال قربان کرنے کو تیار ہے۔ جناب تحصیلدار صاحب بہادر جناب خان بہادر محمد مظفر خان رئیس اعظم واسطے جن کے صاحبزادگان ہیں۔ ان کا خاندان وفاداری اور نمک حلالی سے کارہیں ضرب المثل ہے اور یا بار انہی وفاداری اور نمک حلال ہونے کا ثبوت افسران بالا دست کو ظاہر کر چکا ہے۔

رسید زر

۱۹۱۰ء

پادری جانی رام [illegible]

پادری بے راہ بخش تھاپا [illegible]

پنڈت جگن ناتھ [illegible]

گل مراد [illegible]

ضرورت

اگر کسی کو مسیحی کمپوزیٹر۔ یا منشی کاسلبار یا مدرس ماسٹر کی ضرورت ہو۔ تو ان کو پتہ ذیل پر درخواست بھیجنی چاہئے سرٹیفکیٹ کمپوزیٹری و تعلیم بھی موجود ہیں۔

منیجر نور افشاں۔ لودھیانہ

ضرورت۔ ایک کتاب کی ہے متعلق چرچ آف اسکاٹ لینڈ مشن سیالکوٹ کے شہر میں مستورات کی خدمت کرنے کے غرض کا تجربہ ہو تنخواہ حسب لیاقت ملیگی درخواستیں ذیل کے پتہ جلد بھیجنی چاہئیں۔ دفتر ۱۱۔ پادری جارج راگ صاحب چرچ آف سکاٹلینڈ مشن

پریسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۲ برس میں اس فنڈ نے ۰ ۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے ۔ اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہوسکتا ہی رپورٹ نئے پراسپکٹس اردو اانگریزی مینجنگ ڈائرکٹر پادری والطرجے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۲ روپیہ
ہندوستان و پنجاب " " ۲ روپیہ ۸ آنہ
غیر ممالک سے " " ۴ روپیہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

تعداد اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال بھر
کالم کا آٹھواں حصہ	۱۲؍	۱۴؍	۲
چوتھائی کالم	۱۴؍	۲	۳
نصف کالم	۲	۳	۵
پورا کالم	۳	۵	۸
پورا صفحہ	۸	۱۴	۲۰

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ر ابعد کے لئے ۱ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +
نوٹ :۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں

اعلیٰ عرق کافور

جبکہ ہیضہ کو بیضہ ہو جاتا ہے کے گھروں میں ایسی ہی بیکاپہرہ جاتی ہی۔ اگر گھر کے بہبودی کہتے ہیں اگرچہ جلدی سے تھوڑا سا سوچ کر پہ بلا کیوں نہ ٹال دیا جائے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی ایکر گھر میں ڈال رکھتے جو۔ یہہ اعلیٰ عرق کافور جیسا ہی ہی سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اوّل دوا ہی گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑ او متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہی۔ قیمت فی شیشی (۴؍) چار آنہ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک (۵؍) پانچ آنہ

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہہ عرق ولایتی پودینے کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہی اسکا رنگ بھی خوشنما ہی کے سبز اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کے مانند رہتی ہی۔ یہہ عرق ڈاکٹر برن کی صلاح سے ولایت کے ایک دوا فروش نے بنایا ہی۔ ریاح کیلئے یہہ نہایت مفید دوا ہی پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ کا درد۔ بدہضمی متلی اور کھٹی ڈکار کا ہونا یہہ سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں بچوں کے بچوں کیلئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہی۔
قیمت فی شیشی ۔ (۸؍) آٹھ آنہ محصولڈاک (۵؍) پانچ آنہ +
مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت مفت ہو منگا کر ملاحظہ کیجئے +
ڈاکٹر ایس ۔ کے برمن ۔ نمبرہ ۵ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۷ء

پُرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔
شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۶ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرونول وکیرا وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہی قیمت رکشا للعہ سے ۱ مسعہ تک گرونول للعہ +
مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ ۔ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے . . . عہ ۸
محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق ۔

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۸ ر فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۰ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک +
یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +
یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہیں پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ ڈیلی بائیبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہی کہ

کہ یہہ بائیبل کی تعلیم کے واسطے سب سے عمدہ سبق ہیں اُن کا سلسلہ ایسا چلتا ہی کہ سات سال میں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہی یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے۔ اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہی کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن سکول ان کا استعمال کر رہے ہیں ہمارا مطلب ہی کہ تمام اسکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +
جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں درخواست بہ پادری سی ۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ۔ ڈی لودیانہ بھیجنا کافی ہی سال بھر کی قیمت پیشگی لیجاتی ہی یا وی۔ پی کے ذریعہ سے +

پادری ای سایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براونز چھپا اور شایع ہوا +